82222 ـ شادی كے بعد بيوی كو معلوم ہوا كہ خاوند كی پہلے بھی شادی ہے تو بيوی نے مطالبہ اور معاوضے كا مطالبہ كر ديا

سوال

ميں نے ايك عيسائی عورت سے شادی كر ركھی تھی اور اسے طلاق دے كر ايك مسلمان عورت سے شادی كر لی ليكن اسے يہ نہيں بتايا كہ ميں نے پہلے بھی شادی كی تھی، اور نہ ہی رخصتی سے قبل بيوی نے مجھ سے دريافت كيا كہ آيا ميں شادی شدہ تھا يا نہيں.
رخصتی اور دخول كے كچھ عرصہ بعد بيوی نے مجھ سے سوال كيا تو ميں نے اس كا وہی جواب ديا جو حقيقت تھی، ليكن وہ اس سے ناراض ہوگئی اور كہنے لگی: تم نے مجھے دھوكہ ديا ہے، اس طرح اس نے مجھ سے طلاق كا مطالبہ كر ديا اور طلاق پر اصرار كرنے لگی، ميں نے مجبور ہو كر ناچاہتے ہوئے بھی اسے طلاق دے دی.
ليكن اب وہ مجھ سے مالی معاوضہ دينے كا بھی مطالبہ كر رہی ہے، تو كيا شريعت اسلاميہ ميں اس عورت كا يہ حق ہے يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

خاوند كے ليے ضروری اور لازم نہيں كہ وہ اپنی بيوی كو شادی سے قبل بتائے كہ اس نے پہلے بھی شادی كی ہے يا نہيں، ليكن يہ ہے كہ اگر بيوی دريافت كرتی اور يہ پوچھنے كی رغبت ركھتی ہے تو پھر اس سے چھپانا نہيں چاہيے.

دوم:

عورت كے ليے خاوند سے طلاق طلب كرنا جائز نہيں، الا يہ كہ اگر اس كا كوئی شرعی سبب ہو مثلا سوء معاشرت اور برا سلوك اور نقصان و ضرر كا حصول وغيرہ.

اس كی دليل ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ كی درج ذيل حديث ہے:

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس عورت نے بھی اپنے خاوند سے بغير كسی سبب كے طلاق طلب كی تو اس پر جنت كی خوشبو بھی حرام ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ کہ خاوند نے پہلے بھی شادی کی تھی اور بیوی سے یہ بات مخفی رکھی یہ ایسا سبب نہیں ہے کہ جس کی بنا پر بیوی کو طلاق طلب کرنے کا حق حاصل ہو جائے، اس لیے بیوی کو چاہیے کہ وہ اللہ کا تقوی اختیار کرے اور اللہ سے توبہ کرتے ہوئے اپنے اس مطالبہ سے باز آ جائے، اور بیوی کو نصیحت کرنی چاہیے کہ وہ ایسا مت کرے، اس کے لیے آپ اپنے خاندان یا پھر بیوی کے گھر والوں میں سے کسی شخص کو اختیار کریں جو اسے نصیحت کر کے مطمئن کرے.

سوم:

اور اگر طلاق ہو جائے تو اگر مہر باقی رہتا ہے تو وہ اسے ادا کیا جائیگا، اور اگر طلاق رجعی ہو تو پھر عدت کے عرصہ میں اس کا نان و نفقہ بھی خاوند کے ذمہ ہے، اس کے علاوہ اسے کچھ حاصل نہیں ہوگا.

بیوی جو یہ سمجھتی اور گمان رکھتی ہے کہ اس سے دھوکہ ہوا ہے اور اسے اس کا مالی معاوضہ ادا کیا جائے، ایسی کوئی چیز اسے حاصل کرنے کا حق حاصل نہیں ہے، اور شریعت میں اس طرح کی کوئی چیز نہیں.

واللہ اعلم .